Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
یوم جمعہ
قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۱۴ رجب ۱۳۹۵ھ ۲۵ وفا ۱۳۵۴ہش ۲۵ جولائی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۶۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔

ربوہ ۲۵ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

سردرد کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت توجہ کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

شاندار کامیابی اور درخواستِ دعا

عزیزم چوہدری افتخار احمد صاحب ایلمر ایجوکیشن آفیسر تنزانیہ کو ان کی گورنمنٹ نے اعلیٰ ٹریننگ کے لئے لندن بھجوایا تھا۔ دو سال کی تعلیم و ٹریننگ کے بعد ان کی کلاس کا امتحان ہوا۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ وہ اپنے تمام ساتھیوں میں جو مختلف ممالک سے آئے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب سے اوّل آئے ہیں اور انہوں نے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگانِ سلسلہ و احبابِ کرام کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ آئندہ ترقیات کے لئے مزید دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کے لئے مہم جاری ہے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔

ادائیگی کا پہلا مرحلہ گزر گیا ہے اور دوسرا جاری ہے اس میں مزید ۱/۱۵ وعدہ کی ادائیگی آپ نے کرنی ہے اسکی فکر کیجئے اور ادائیگی شروع فرما دیجئے۔

جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام برکتیں اِخلاص میں ہیں اور تمام اِخلاص خدا کی رضا جوئی میں ہے

یہی موت ہے جس کے بعد زندگی ہے مُبارک وہ جو اس زندگی میں سے حصہ لے

"مومنِ کامل کی پاک تبدیلی کے ساتھ خدا تعالیٰ بھی ایک نئی صورت کی تجلّی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ اس نے انسان کو اپنے لئے پیدا کیا ہے کیونکہ جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا شروع کر دے تو اسی دن سے بلکہ اسی گھڑی سے بلکہ اسی دم سے خدا تعالیٰ کا رجوع اس کی طرف شروع ہو جاتا ہے اور وہ اس کا متولّی اور متکفّل اور حامی اور ناصر بن جاتا ہے۔ اور اگر ایک طرف تمام دُنیا ہو اور ایک طرف مومنِ کامل تو آخر غلبہ اسی کو ہوتا ہے کیونکہ خدا اپنی محبت میں صادق ہے اور اپنے وعدوں میں پُورا۔ وہ اس کو جو درحقیقت اس کا ہو جاتا ہے ہرگز ضائع نہیں کرتا ایسا مومن آگ میں ڈالا جاتا ہے اور گلزار میں سے نکلتا ہے۔ وہ ایک گرداب میں دھکیل دیا جاتا ہے اور ایک خوشنما باغ میں سے نمودار ہو جاتا ہے۔ دشمن اس کے لئے بہت منصوبے کرتے اور اس کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں لیکن خدا ان کے تمام مکروں اور منصوبوں کو پاش پاش کر دیتا ہے کیونکہ وہ اس کے ہر قدم کے ساتھ ہوتا ہے۔ ... وہ جو اپنے تمام دل اور تمام جان اور تمام ہمّت کے ساتھ خدا کا ہو گیا ہے وہ نامراد ہرگز نہیں ہوتا اور اس کی عمر میں برکت دی جاتی ہے اور ضرور ہے کہ وہ جیتا رہے جب تک اپنے کاموں کو پُورا نہ کر لے۔

تمام برکتیں اخلاص میں ہیں اور تمام اخلاص خدا کی رضا جوئی میں اور تمام خدا کی رضا جوئی اپنی رضا کے چھوڑنے میں ہے یہی موت ہے جس کے بعد زندگی ہے مبارک وہ جو اس زندگی میں سے حصّہ لے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۸۲ تا صفحہ ۸۳)

"خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے جو شخص اس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اس سے ظاہر کرتا ہے۔ اس کی طرف صدقِ دل سے قدم اُٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمۂ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں مگر وہی ان کو پُورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پُورے طور پر اس کی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے چار بنیادی تقاضے

(۱) آپ کو تمام روحانی برکتوں اور فیوض کا سرچشمہ سمجھو (۲) یقین رکھو کہ آپ پر ایمان لائے بغیر متقی زندگی نہیں مل سکتی

(۳) اخروی زندگی کی نعماء بھی آپ ہی کے ذریعے مل سکتی ہیں (۴) اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے بھی آپ کی پیروی ضروری ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ اخاء ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۰ء بمقام مسجد مبارک

ربوہ

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت کریمہ پڑھی :-

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّكُمْ۔ (سورۃ نساء ع ۲۳)

پھر فرمایا :-

.... ایمان کے مختلف تقاضے ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے کیا ہے ..... آج ایمان کے جس تقاضے کے متعلق میں بات کرنا چاہتا ہوں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہے۔ قرآن کریم کا اگر آپ غور اور تدبر سے مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ مضمون بڑی وسعت اور بڑی وضاحت اور بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب ایمان لانے کو کہا جاتا ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہوتی ہے۔

محض یہ کافی نہیں کہ ہم یہ کہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں یا محض یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم آخرت پر ایمان لائے، محض یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ اور یہ سمجھ لینا کہ ہم اس طرح اپنی ذمہ داری کو پورا کر چکے ہیں درست نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اللہ کے نزدیک کب صحیح اور درست ہوتا ہے؟ ابھی میں نے بتایا ہے کہ میں اس تفصیل میں تو نہیں جا سکتا جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی انسان بھی اس کی کامل تفصیل میں نہیں جا سکتا کیونکہ ہر صدی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و احسان کے نئے جلوے بنی نوع انسان کے سامنے پیش کرتی ہے۔ بہت کچھ ہمارے بزرگوں نے کہا، مختصر سا میں جلسہ سالانہ کی تقریر میں بھی، دوسری تقاریر میں بھی اور خطبات میں بھی کہہ چکا ہوں۔ اس وقت میں

چار باتیں

یا یوں کہو کہ ایمان بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چار تقاضوں کے متعلق بیان کروں گا۔

قرآن کریم نے اصولی طور پر تو ہمیں یہ کہا ہے کہ کامل حق کے ساتھ ہمارے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری طرف مبعوث ہو چکے فَاٰمِنُوْا پس آپ پر ایمان لاؤ خَیْرًا لَّكُمْ دین اور دنیا کی بھلائی تم اس میں پاؤ گے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو اس مضمون کی یاددہانی کراتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے الہام کیا :-

"كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

یعنی ہر خیر اور برکت کا سرچشمہ حقیقی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ آپ کے علاوہ کہیں بھی دین یا دنیا کی حقیقی بھلائی انسان حاصل نہیں کر سکتا۔ تو جہاں بہت سی آیات میں آپ پر ایمان لانے کا ذکر ہے میں نے ان میں سے یہ آیت اس لئے منتخب کی ہے کہ اس میں

یہ اصول بتایا ہے

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ تا تم ہر قسم کی خیر اور بھلائی پاؤ۔ پس قرآن کریم اور احادیث پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ پر ایمان لانے کا ایک تقاضا یہ ہے کہ آپ کو 'خاتم النبیین' سمجھا جائے اور

تمام روحانی برکتوں کا سرچشمہ

آپ کے وجود کو سمجھا جائے۔ اسی لئے احادیث میں بڑی وضاحت سے یہ بیان ہوا ہے کہ یہ خیال غلط ہے کہ حضرت آدم یا حضرت نوح یا حضرت ابراہیم یا حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے آسمانی برکات کو محمد رسول اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ رُوحانی کے بغیر حاصل کیا اور یہ کہ دیگر انبیاء جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آئے ان کا رشتہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ مَیں آدمؑ سے بھی پہلے نبی اور خاتم النبیین تھا اور اس طرح ہمیں یہ سمجھایا کہ حضرت آدمؑ کو بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احتیاج تھی۔ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور وہ جو کہتے ہیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ دُنیا کی طرف مختلف اوقات میں اور مختلف قوموں میں مبعوث ہوئے ان تمام انبیاءؑ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ رُوحانی کی احتیاج تھی۔ آپؐ کے بغیر وہ رُوحانی درجات کو حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اور آپؐ کی جسمانی بعثت کے بعد اُمّتِ محمدیہ میں اولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب جو اس کثرت سے پائے جاتے ہیں کہ جس کثرت سے ہم سمندر کا پانی بھی نہیں دیکھتے، وہ بھی ہر برکت کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حاصل کرنے والے تھے اور ان کے وجود کا ہر ذرّہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا تھا نہ آپؐ سے پہلے اللہ کے ایسے محبوب گزرے نہ آپؐ کے بعد اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب ہوئے جنہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ رُوحانی کی احتیاج نہ ہو۔ ہر ایک محتاج تھا آپؐ سے برکات کے حصول کا۔ ہر ایک نے اپنے اپنے دائرۂ استعداد کے اندر جتنا اس کا ظرف تھا، جتنا اس کا پیالہ تھا۔ اتنا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات سے بھر لیا اور خدا کا پیارا ہو گیا۔ پس اِس معنیٰ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی تاکید کی گئی ہے۔

ہر شخص کے دِل میں یہ یقین ہونا چاہیئے

کہ کوئی روحانی برکت یا حقیقی جسمانی فیض حاصل نہیں ہو سکتا جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق نہ ہو۔ باقی ظاہر میں دنیوی لحاظ سے بعض کامیاب بھی ہو جاتے ہیں لیکن یہ عارضی خوشیاں اُن مسرتوں کے مقابلہ میں نہیں رکھی جا سکتیں جو ایک عاجز انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ رُوحانی سے اپنے ربّ سے حاصل کرتا ہے۔ پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا ایک تقاضا یہ ہے کہ آپؐ کو اس معنی میں خاتم النبیین مانا جائے کہ کوئی رُوحانی برکت اور آسمانی فیض آپؐ کی وساطت اور آپؐ کے طفیل کے بغیر انسان حاصل نہیں کر سکتا۔

دوسری بُنیادی چیز

اور اہم تقاضا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے تعلق رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ اِس دُنیا کی حقیقی زندگی آپؐ کے بغیر انسان حاصل نہیں کر سکتا۔ قرآنِ کریم نے بڑی وضاحت سے یہ دعویٰ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ سورۃ انفال میں فرماتا ہے:۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا
لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ
لِمَا يُحْيِيكُمْ (سورۃ انفال ع۳)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت حیات بخش ہے۔ اس آیت کا بنیادی مفہوم یہ ہے کہ آپؐ کی اطاعت کرنا، آپؐ کی بات کو ماننا، آپؐ کے کہنے پر چلنا حیات بخش ہے یعنی اِس سے زندگی حاصل ہوتی ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ جو شخص آپؐ کی بات کو قبول نہیں کرتا اور

آپؐ کی اطاعت کا جُوا

اپنی گردن پر رکھنے کے لئے تیار نہیں وہ حقیقی حیات اور سچّی زندگی سے محروم ہے۔ پس معلوم ہؤا کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچانتے نہیں ان میں جو زندگی ہمیں نظر آ رہی ہے وہ اس زندگی کے مانند اور مشابہ ہے جو چھپکلی کی دُم میں ہوتی ہے۔ جب دُم اپنے جسم سے کٹ جاتی ہے تو کئی منٹ تک وہ ہلتی رہتی ہے۔ اس میں حرکت ہے اور اس میں بظاہر زندگی کے آثار ہیں لیکن حقیقی زندگی نہیں ہے۔ اس کو ایک بچہ بھی سمجھتا ہے کہ جب دُم کٹ گئی تو اس دُم کی کیا زندگی ہے۔ بعض دفعہ پندرہ پندرہ منٹ تک چھپکلی کی دُم اپنے جسم سے کٹنے کے بعد زندگی کے مشابہ ایک چیز ظاہر کرتی ہے اور انسان اسے بخوبی سمجھتا ہے۔ جو زندگی ابوجہل کی ہمیں نظر آتی ہے یا جو زندگی فرعون کی ہمیں نظر آتی ہے یا جو زندگی دوسرے ان لوگوں کی ہمیں نظر آتی ہے جنہوں نے خدا تعالیٰ کی آواز کو ٹھکراتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور اللہ تعالیٰ کے نبیوں کے مقابلہ میں گزاری ہے وہ چھپکلی کی دُم کی زندگی ہے اس سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ اِس لئے کہ زندگی جن چیزوں کا مجموعہ ہے وہ اس زندگی میں ہمیں نظر نہیں آتی۔ لیکن یہ خود ایک مستقل اور لمبا مضمون ہے مَیں اِس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ اصولاً میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حقیقی زندگی پانے کے لئے اور

ابدی حیات حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے

کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبّیک کہنے والے ہوں۔

تیسرا تقاضا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا قرآن کریم نے یہ بیان کیا ہے کہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ
يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (سورۃ احزاب ع۳)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ انسان کو صحیح الفطرت پیدا کیا گیا ہے۔ بہت سے انسان جن کی جسمانی فطرت مسخ ہو چکی ہو اُن کے دِل میں فطری اور طبعی طور پر یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ان سے تعلق پیدا ہو جائے اور اس زندگی کے بعد جو دوسری زندگی انسان کو ملنے والی ہے یعنی اخروی زندگی اسکی خوش حال زندگی بنے۔ اور اس کی طبیعت اندر سے یہ بتا رہی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے اور آخرت کی نعماء کا وارث بننے کیلئے یہ ضروری ہے کہ

انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنے

وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ایسے لوگوں کی فطرتی آواز کو قبول کرنے کے لئے اور ان کے مطالبہ کو پُورا کرنے کے لئے ہم دُنیا میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ اگر خدا کی رضا کو حاصل کرنا چاہتے ہو جو تمہاری فطرت کی آواز ہے، اگر تم اخروی زندگی کی نعماء پانا چاہتے ہو، اگر تم خدا تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ کا مظہر بننا چاہتے ہو تو تمہارے لئے صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک راستہ کھلا ہے اور وہ راستہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے پس تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو، آپؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپناؤ۔ جس راستہ پہ آپؐ چلے اُسی راستہ پر قدم رکھو۔ جن راہوں کو آپؐ نے چھوڑا انہیں ترک کر دو۔ آپؐ کا رنگ اپنے نفسوں پر چڑھاؤ۔ آپؐ کی محبت میں اپنی طبیعتوں کو فنا کر دو۔ چونکہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری کے مظہرِ اتم ہیں اس لئے جب تم اس رنگ میں رنگین ہو جاؤ گے تو اپنی قوت، اپنی فطرت اور استعداد اور اپنے مجاہدہ اور کوشش کے مطابق تمہارے اُوپر بھی وہ رنگ چڑھ جائیگا اور اس طرح تم خدا تعالیٰ کی رضا کو بھی حاصل کر لو گے اور اخروی زندگی کو بھی حاصل کر لو گے۔ اس آیت میں جہاں تک مَیں نے غور کیا ہے۔ خصوصاً اس مضمون کے ضمن میں جو میں بیان کر رہا ہوں اس ورلی زندگی کی نسبت

اُخروی زندگی کی نعماء

پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ چونکہ یہ عارضی زندگی ہے اور بڑی چھوٹی زندگی ہے اور اسی پہ بناء ہے جنت کی نعماء کے حصول کی۔ اگر انسان اس دُنیا میں اندھا ہے تو اُس دُنیا میں اسے آنکھ نہیں مل سکتی۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اخروی زندگی کے نعماء کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ تم صفاتِ باری کے مظہر بنو اور اپنی استعداد کے دائرہ میں صفاتِ باری کا مظہر بننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کی صفات پر غور کرو۔ یہاں دراصل دو باتوں پر غور کرنے کی بنیادی تعلیم دی گئی ہے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرو۔ دوسرا یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ حسنہ پہ غور کرو۔ پھر تم اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری کے مظہرِ اتم ہیں۔ اور یہ کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی رضا آپؐ کی پیروی اور اتباع اور آپؐ کا رنگ اپنی طبیعت پر چڑھانے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ تو جو شخص اُخروی زندگی کیلئے جس کو ہم نہ ختم ہونیوالی زندگی کہتے ہیں، کوشش کریگا اسکی یہ دُنیاوی زندگی خود بخود سُدھر جائے گی، وہ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر لے گا۔ لیکن اس آیہ کریمہ میں

زیادہ زور اس بات پر دیا گیا ہے

کہ اپنی اُخروی زندگی کی فلاح اور بہبود کے لئے کوشش کرنی چاہیئے اور اس کا یہی راستہ ہے۔ جب قرآن کریم نے یہ کہا کہ کامل حق کے ساتھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تو اگر تم بھلائی اور خیر چاہتے ہو تو تمہیں آپؐ کے دعوے کو بھی اور آپؐ کی ہدایت کو بھی قبول کرنا پڑیگا اور اسکے مطابق اپنی زندگیوں کو گذارنا پڑے گا۔ سو اس کا ایک تقاضا یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی ضروری ہے تم اس کے بغیر نہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہو اور نہ اُخروی زندگی کی نعماء کو حاصل کر سکتے ہو۔

چوتھی بنیادی بات

جو ایمان بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ وہ اللہ کا محبوب بن جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ (سورۃ آل عمران ع۳)

میرے نزدیک وہاں اُسوۂ حسنہ پہ زیادہ زور دیا گیا تھا اور اُخروی زندگی پہ اور یہاں زیادہ زور بنیادی طور پہ ورلی زندگی پر دیا گیا ہے۔ زمانہ کی تخصیص کے لحاظ سے یہ حصہ پہلے لے لینا چاہیئے تھا لیکن اہمیت کے لحاظ سے ابدی حیات بہت زیادہ اہم ہے اس لئے مَیں نے اسے پہلے لے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں اس دُنیا میں محبوب الٰہی بننے کی کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ اگر تم محبوبِ الٰہی نہ بنو گے تو جو چیز تمہیں حیاتِ ابدی کی خوشیوں کی وارث بناتی ہے وہ حاصل کرنے کے لئے جہنّم کے ہسپتال میں سے گزرنا پڑے گا۔ اس لئے تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ اسی دُنیا میں تم اللہ تعالےٰ کے محبوب بن جاؤ۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اُن کی علامات جو قرآن کریم نے بتائی ہیں وہ بڑی وسیع ہیں۔ اور مختلف پہلوؤں سے اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جب تک انسان اس دُنیا میں اللہ تعالیٰ کا محبوب نہیں اُسے یہ خیال دِل سے نکال دینا چاہیئے کہ وہ اُخروی زندگی میں خدا کا محبوب ہوگا۔ اور یہ کہ اس کی نعماء کو پالے گا اور اس کی محبت اور رضا کو حاصل کرے گا، یا اس کی رضا کی جنتوں کے مختلف جلوے اس پر ظاہر کئے جائیں گے، یہ اس کا خیالِ خام ہے۔ اس واسطے فرمایا۔ اس دُنیا میں اللہ تعالےٰ کا محبوب بننا تمہارے لئے ضروری ہے۔ ورنہ جس مقصد اور غرض کے لئے تمہاری پیدائش ہوئی ہے وہ مقصد اور غرض پوری نہ ہوگی۔ اور طریق یہ بتایا کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو

خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ پھر یہ بتایا کہ محبوب محبوب میں فرق ہوتا ہے۔ ایک محبوب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ آپؐ صفاتِ باری کے مظہرِ اتم تھے تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑتا ہے اور یقین کرنا پڑتا ہے کہ آپؐ سے زیادہ کسی اور انسان سے اللہ تعالےٰ نے پیار اور محبت نہیں کی۔ کیونکہ دُوسرے اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر اتم نہیں۔ انہوں نے وہ قُرب حاصل نہیں کیا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل کیا۔ انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ مثال ہمارے سامنے رکھدی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، جو مظہر اتم ہونے کی وجہ سے محبوبیت کاملہ کے وارث ہیں، اس سے زیادہ کوئی محبوب نہیں ہو سکتا اور ہم عاجز انسان بندے ہیں اس اتباع کے باوجود ہم تیری محبّت کیسے حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تسلّی رکھو۔ اگر تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ اپنے اُوپر چڑھا کر اپنی استعداد کے مطابق میری صفات کے مظہر بننے کی کوشش کرو گے تو مَیں تمہاری غلطیاں دُور کر دوں گا۔ پس اس آیت میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑی امید دلائی گئی ہے

"یغفر لکم" یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اتنا بلند اور ارفع وجود ہے انسان وہاں کیسے پہنچے گا۔ اور پھر مایوس ہو جاتا اور کفر اور الحاد کے اندر ملوث ہو جاتا۔

تو ایک طرف یہ کہا کہ یہ نمونہ ہے اس کے مطابق زندگی بسر کرو اسی وقت شیطان دل میں وسوسہ پیدا کر سکتا تھا کہ یہ نمونہ اتنا بڑا ہے کہ تم وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا نہیں تمہاری فطری کمزوریاں ہیں ان کی وجہ سے جو تم سے غلطیاں کوتاہیاں اور غفلتیں ہوں گی۔ ان سے گھبرانا نہیں کیونکہ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے

آپؐ کا مظہر بننے کی کوشش کرو

تمہاری خطائیں، گناہ، غفلتیں، کمزوریاں معاف کر دی جائیں گی۔ یہ ہمیں امید دلائی ہے اور ہمارے دل اور ہماری روح کو امید سے بھر دیا ہے اور یہاں ہمیں یہ حکم دیا کہ خالی یہ کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے کافی نہیں محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کافی نہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کو مظہر اتم صفات باری سمجھتے ہوئے آپؐ سے انتہائی محبت کی جائے اور محبت کے نتیجہ میں آپؐ کی اتباع کی جائے۔ یہاں اتباع کا کا لفظ ہے جو نتیجہ ہے محبت کا اس سے پتہ لگتا ہے کہ اصل حکم یہ ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو اور جو کسی سے محبت کرتا ہے وہ اس کی اتباع کر رہا ہوتا ہے اور اس کے قدم چومتا ہے اس کے ہاتھوں کو اپنے آنکھوں سے لگاتا ہے۔ اس کے پاؤں کی خاک کو اپنا سرمہ سمجھتا ہے اور وہ اپنی جان اس پر فدا کر رہا ہوتا ہے اپنی استعداد کے مطابق وہ کامل اتباع کر رہا ہوتا ہے تو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو وہ میرا محبوب ہے اس کی اتباع کرو تو میری محبت مل جائے گی اور شیطان تمہارے دل میں یہ وسوسہ نہ ڈالے کہ تم کمزور اور عاجز بندے ہو۔ ہزاروں غلطیاں کرتے ہو۔ ہزار کوتاہیاں تم سے سرزد ہو جاتی ہیں اس کی فکر نہ کرو۔

ہمارا تم سے وعدہ ہے

کہ اگر تم خلوص نیت کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو کر آپؐ کی اتباع کرو گے تو تمہاری کمزوریوں کے باوجود میں تمہیں اپنا محبوب بنا لوں گا۔

اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانک دے اور ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس رنگ میں محبت کرنے والا پائے جس رنگ میں وہ انسان سے خواہش رکھتا ہے۔ کہ وہ اس کے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والا ہو۔

اللھم آمین

(الفضل مورخہ ۱۴ر اپریل ۱۹۷۱ء)

زکوٰۃ ادا کرنیوالوں کے حق میں آنحضرتؐ کی دعائیں

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ اپنی زکوٰۃ لاتے تو آپ فرماتے کہ اے اللہ! فلاں شخص کی آل پر اپنی رحمت نازل فرما اور جب میرا باپ آپ کے پاس اپنی زکوٰۃ لایا تو آپ نے فرمایا اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر اپنی رحمت نازل فرما یہ حدیث حضرت امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کی ہے۔ ایک اور روایت میں یوں آیا ہے کہ جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی زکوٰۃ لاتا تو آپ فرماتے اے اللہ! اس شخص پر اپنی رحمت نازل فرما (مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ الفصل الاول)

وہ لوگ بہت خوش نصیب ہیں جن کے لئے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی رحمت طلب فرمائی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جملہ صاحب نصاب احباب کو زکوٰۃ ادا کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صاحب نصاب احباب زکوٰۃ کی رقوم جلد از جلد ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اعلان داخلہ

طبیہ کالج ربوہ منظور شدہ حکومت پاکستان میں I ایر تا IV ایر میں داخلہ ۲۵ر اگست ۱۹۷۵ء سے شروع ہو رہا ہے۔ طب میں شغف رکھنے والے طلبا کو چاہیئے کہ پراسپکٹس دفتر سے حاصل کریں عرصہ تعلیم چار سال ہے۔ ہوسٹل کا معقول انتظام موجود ہے۔

(پرنسپل)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ لمبے عرصہ سے عارضہ قلب بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اب تکلیف بڑھ جانے کی وجہ سے ان کو ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے نیز خاکسار کا چھوٹا بیٹا عزیزم لقمان احمد ان دنوں شدید بیمار ہے عزیزم کی بیماری تشخیص نہیں ہو سکی احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو کامل عاجل شفا عطا فرما دے اور پریشانی [illegible]

اسلام کی روز افزوں ترقی کا
آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔
سالانہ چندہ -/۵ روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دئے جاتے ہیں۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ -/۱۰ روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد عبدالرحمن صاحب مرحوم

محترم جناب ڈاکٹر سعید الحمید صاحب حال مقیم انگلستان

خاکسار کے برادر اکبر میاں محمد عبدالرحمن صاحب ۳۱ مئی اور یکم جون ۱۹۷۵ء کی درمیانی شب قریباً ۱۲ بجے ہم سب کو داغ مفارقت دے کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۸ سال تھی۔

آپ حضرت میاں نظام الدین صاحب کے فرزند اکبر اور لاہور کی مشہور میاں فیملی کے رکن تھے۔ آپ کے دادا اور نانا دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ میں سے تھے۔ نانا صاحب میاں چراغ دین رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے پہلے کے رفقاء میں سے تھے اور ۳۱۳ اصحاب میں شامل تھے۔ حضرت والد صاحب کے ہاں شادی کے بعد بہت عرصہ اولاد نہ ہوتی۔ علاج معالجہ کے علاوہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جلد آپ کو نرینہ اولاد دے گا چنانچہ اس کے بعد چار لڑکے اور دو لڑکیاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیں۔ مرحوم میاں عبدالرحمن صاحب بہت کمزور اور نحیف بدن تھے اور قد و قامت اور عادات میں حضرت دادی صاحبہ جو حضرت شاہ مسکین کے خاندان سے تھیں۔ بہت مماثلت رکھتے تھے۔

ابتداء سے ہی نہایت محنتی، ذہین اور صفائی پسند تھے اور تمام تعلیم کے دوران اول نمبروں پر کامیاب ہوتے رہے۔ سکول کے اساتذہ نہ صرف یہ کہ آپ کی عزت کرتے تھے بلکہ آپ کی وجہ سے ہم سب بھائیوں کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

آپ کی شادی بہت چھوٹی عمر میں اپنے ماموں مشہور حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ ایف۔ ایس۔ سی کرنے کے بعد آپ نے وقتی طور پر لاہور میڈیکل سکول میں ملازمت اختیار کر لی کیونکہ آپ کے ہاں دو بچے ہو گئے اور آپ نے یہ مناسب خیال کیا کہ والد پر کسی قسم کا مالی بوجھ نہ ڈالا جائے۔ ۱۹۲۲ء میں جب لاہور میکلیگن انجینئرنگ کالج کے پہلی بار کلاس میں داخلے شروع ہوئے تو آپ نے بی۔ ایس سی مکینیکل انجینئرنگ میں داخلہ لے لیا۔ چونکہ اس زمانہ میں کلاس طلباء کے لئے ہوسٹل میں رہنا ضروری تھا اور تعلیم اور ہوسٹل کی فیس ۴۵ روپیہ ماہوار تھی اس لئے آپ نے اخراجات کی کچھ رقم انجمن ترقی تعلیم امرتسر سے ماہوار قرضہ حاصل کر کے پوری کی اور کچھ رقم اپنے جمع کئے ہوئے سرمایہ سے خرچ کی۔ چار سالہ تعلیم کے دوران آپ نے ایک دفعہ بھی والد صاحب سے مدد حاصل نہ کی بلکہ ان پر کوئی مالی بوجھ ڈالے بغیر اپنی تعلیم مکمل کی۔ انجمن ترقی تعلیم امرتسر سے آپ نے اپنی تعلیم کے دوران جو قرض حاصل کیا تھا ملازم ہونے پر اسے قریباً دوگنا زائد کر کے واپس ادا کیا۔

بی۔ ایس سی مکینیکل انجینئرنگ کرنے کے بعد آپ این ڈبلیو آر میں پہلے ڈویژنل انسپکٹر کے عہدہ پر لمبا عرصہ فائز رہے۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران آپ کو سنٹرل سٹورز ڈیپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ انسپکٹر کے طور پر منتخب کیا گیا۔ اس آسامی سے ترقی کر کے آپ ڈائریکٹر انسپکشن مقرر ہوئے اور اس عہدہ پر بہت لمبے عرصہ تک نہایت خوش اسلوبی محنت اور دیانتداری سے کام کرتے رہے کئی بار ملازمت میں توسیع لینے کے بعد آخر آپ ۱۹۶۵ء میں ریٹائر ہوئے ملازمت کے دوران آپ کی محنت اور دیانتداری محکمہ بھر میں ایک مثال کی حیثیت رکھتی تھی۔ غریب محنتی اور دیانتدار ماتحتوں کی بہت قدر کرتے تھے اور ان کی ہر جائز مدد کرنے کے لئے تیار رہتے۔ انسپکشن کا محکمہ بدقسمتی سے بددیانتی میں بہت بدنام تھا۔ بحیثیت ڈائریکٹر انسپکشن آپ نے ہر ممکن کوشش فرمائی کہ جملہ قسموں کے سامان کا کسی قسم کی ناجائز رعایت کے بغیر معائنہ کیا جائے اور اس کے نقائص اور خوبیوں کا اچھی طرح جائزہ لے کر اس کی خرید کی سفارش کی جائے اپنے ماتحتوں حتی کہ چپڑاسیوں کے ساتھ بھی آپ کا سلوک محبت و شفقت اور ہمدردی کا آئینہ دار ہوتا تھا۔ ان کے جائز حقوق کے تحفظ کے لئے بھرپور کوشش فرماتے اور اگر معاملہ کو ڈائریکٹر جنرل اور وزیر صنعت تک لے جانا پڑتا تو اس سے دریغ نہ فرماتے

پنجگانہ نمازوں کی باالتزام ادائیگی کے علاوہ نوافل بھی ادا کرتے نیز درود اور تسبیح و تحمید میں بھی مشغول رہتے خاکسار کے کانوں میں درود شریف، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کے ورد کی آواز جو آپ اکثر کیا کرتے تھے اب بھی گونجتی ہے۔ روزانہ خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے۔ قرآنی الفاظ کے معانی آیات کے ترجمہ اور تفسیر پر عبور رکھتے تھے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے خوشنویس تھے۔ آپ نے کئی بار چاول کے دانہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اپنے ہاتھ سے لکھی اور چاول کے ایسے دانے بطور تحفہ دوستوں کو دئے۔ آپ نہایت کفایت شعار لیکن نفاست و نظافت کا انتہا خیال رکھنے والے تھے۔ اپنے کپڑوں کو سنبھال کر رکھتے اور ان کی دیکھ بھال کرنے میں اپنی مثال آپ تھے اسی طرح کتابوں کے معاملہ میں بھی بہت محتاط واقع ہوئے تھے۔ جو کتابیں بار بار زیر مطالعہ رہتیں وہ بھی ہمیشہ نئی نظر آتیں۔ جب دیکھو یوں معلوم ہوتا کہ آج ہی خریدی گئی ہیں۔ باوجود اسکے کہ آپ ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے اور اپنے محکمہ کے سربراہ تھے پھر بھی موٹر کار بہت کم استعمال کرتے پیدل چلنے کے عادی تھے حتی کہ سفر بھی پیدل کر لیتے تھے کئی بار گرمیوں کے ایام میں ایبٹ آباد سے نتھیا گلی اور مری تک ہمارے ساتھ پیدل سفر کیا۔ اسی طرح تعلیم کے زمانہ میں لاہور سے شاہ مسکین تک پیدل آیا جایا کرتے تھے حالانکہ دونوں کا درمیانی فاصلہ ۲۲ میل کے قریب ہے۔ خوراک اور لباس میں بہت سادہ تھے خاکسار نے مرحوم کو بہت کم بیمار دیکھا صحت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ بہت کم خوراک تھے دودھ کے علاوہ دوسرے مشروبات سے کچھ ایسے متنفر تھے کہ حتی الوسع کوئی اور چیز استعمال نہ فرماتے۔ شاذ ایسا ہوا ہو گا کہ الا ماشاء اللہ کسی کے مجبور کرنے پر ایک پیالی چائے پی ہو گی۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ حضورؑ اور حضورؑ کے خاندان سے بہت محبت رکھتے تھے

گزشتہ سال مرحوم کا سب سے بڑا بچہ میاں عبدالمنان انگلستان میں فوت ہو گیا۔ آپ اس کے پاس ہی قریباً ۸ سال سے رہائش پذیر تھے۔ اس کی نعش لے کر لاہور گئے تو پھر انگلستان واپس تشریف نہ لائے۔ نوجوان بچہ کی وفات کا صدمہ اور لاہور کی گرمی دونوں کا صحت پر اثر پڑا اور پیچش کا عارضہ لاحق ہو گیا جس نے بگڑ کر انتڑیوں کے کینسر کی شکل اختیار کر لی۔ اپریل ۷۵ کے وسط میں خاکسار انگلستان سے لاہور گیا تو اس وقت مرض شدت اختیار کر چکا تھا اور آپ بہت کمزور ہو چکے تھے۔ شدید درد کے باعث کئی راتیں جاگتے گزر چکی تھیں مگر اس تکلیف دہ مرض کا مقابلہ صبر و استقلال کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ میں مصروف رہ کر کرتے رہے۔ دوپہر کا وقت تھا خاکسار ملنے کے لئے ماڈل ٹاؤن کی کوٹھی میں حاضر ہوا۔ نہایت سادہ چارپائی پر بیٹھے کتب کا مطالعہ فرما رہے تھے۔ اور ساتھ کے ساتھ کچھ نوٹس تحریر فرماتے جاتے تھے خاکسار کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اُٹھ کر گلے ملے اور فرمایا اچھا کیا آ گئے ملاقات ہو گئی۔ خاکسار نے صحت کے متعلق دریافت کیا فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے درد تو بہت ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ کئی راتیں جاگ کر گزار چکا ہوں مگر قرآن مجید کی تلاوت اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں درد کی طرف توجہ بہت کم ہوتی ہے

مجلس انصار اللہ کا چندہ ماہوار باقاعدگی سے ادا کر کے ممنون فرمائیں: قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۴ روپے
دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کے لئے کورس -/۲۵ روپے
زدجام عشق طاقت کی جنرل ٹانک کورس -/۳۵ روپے
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

آپ کو علم تھا کہ کینسر ایک ایسا مرض ہے جس کا بظاہر کوئی علاج نہیں اس لئے تمام بچوں اور اہلِ خانہ کو کہہ رکھا تھا کہ مجھے ہسپتالوں کا منہ نہ دکھلانا۔ شدید درد کے باوجود کوئی نشہ آور دوا استعمال نہ کی۔ بھاوجہ صاحبہ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ ان کو کہیں کہ ہسپتال چلے جاویں بسینئر کلاس I افسر ہونے کی حیثیت سے آپ کو اعلیٰ سے اعلیٰ علاج اور ہر قسم کی دیگر سہولت حاصل ہو سکتی تھی۔ ہمارے اصرار پر فرمایا میں ہسپتال نہیں جاؤں گا کچھ کھانے والی دوا جو ڈاکٹر تجویز کریں مجھے دیدو خدا تعالیٰ کو منظور ہوگا تو صحتیاب ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا آخر آپ اسی مرض میں جان بحق ہو گئے۔ مرحوم و مغفور میں خود اعتمادی، غیرت اور خودداری بہت تھی۔ عمر بھر کسی کا احسان نہیں لیا۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہ سمجھتے تھے۔ کئی بار اپنے ہاتھ سے کپڑے دھو لیتے تھے کبھی کسی پر بوجھ نہ بنتے۔ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۷ء تک کراچی میں میرے پاس رہے مگر اپنی رہائش اور خوراک کے خود کفیل رہے۔

مرحوم کے پانچ لڑکے اور ایک لڑکی تھی۔ سب سے بڑا بچہ تو پچھلے سال لندن میں چار لڑکے، چار لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑ کر حرکتِ قلب بند ہو جانے سے فوت ہو گیا تھا۔ دوسرا بچہ میاں عبدالوہاب مکینیکل انجنیئر پرسیشن انجنیئرنگ پولی ٹیکنک میں لیکچرار ہے۔ تیسرا بچہ میاں عبدالرزاق ٹیکسٹائل انجنیئر کراچی میں ہے۔ چوتھا بچہ میاں عبدالغفار Deca لندن میں ملازم ہے۔ پانچواں بچہ شہزاد بھی آجکل یہاں لندن میں آیا ہوا ہے۔ ماشاء اللہ سب شادی شدہ اور اپنے اپنے گھروں میں خوشحال ہیں۔ اللہ ان سب بچوں کو احمدیت پر مضبوطی سے قائم رکھے اور اپنے نیک والد مرحوم و مغفور کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ اخاء/ اکتوبر ۱۳۵۴ہش ۱۹۷۵ء بمقام ربوہ بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس متوجہ ہوں

قائدین مجالس سال ۷۶-۷۵ کے بجٹ تشخیص کر کے ۱۵ اگست ۱۹۷۵ء تک مرکز میں بھجوا دیں۔ بجٹ فارم مجالس کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ جن کو نہ ملے ہوں وہ مرکز سے بجٹ فارم منگوا لیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے خسر مکرم ملک عبدالحمید صاحب صاحب عارف صدر حلقہ گڑھی شاہو لاہور کو اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیماری سے کافی افاقہ ہے لیکن کمزوری ابھی بہت ہے۔ خاکسار کے والد محترم بھی پاؤں میں چوٹ آنے کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ احبابِ کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(حمید احمد خان۔ سلطان پورہ لاہور)

۲۔ میرے والد محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب دائم المریض ہیں نیز ضعیف العمر بھی ہیں احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مقبول احمد خادم محلہ دارالنصر غربی۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار کا بچہ منصور احمد مقبول بعمر ۲ سال عرصہ ایک سال سے دماغی توازن خراب ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہے احباب سے کامل صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔ (سراج الدین جاوید کارکن وکالتِ مال ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعاء

خاکسار کی والدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ ثانی مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی مرحوم کے انتقال پر عزیز و اقارب و دیگر احباب نے کثرت سے تعزیتی خطوط بھجوا کر ہم لوگوں سے گہری ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے اور ہمارے غم میں برابر کے شریک ہوئے ہیں۔ میں اخبار الفضل کے ذریعہ عزیز و اقارب و پسماندگان کی طرف سے ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

نیز ملتمس ہوں کہ والدہ مکرمہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(عبدالغنی قریشی N-329 سمن آباد۔ لاہور)

ولادت

مکرم محمد خان صاحب اشرف معلم وقفِ جدید جماعت احمدیہ ادرحمان ضلع سرگودھا کو اللہ تعالیٰ نے ۱۱ جولائی ۱۹۷۵ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ بچی کو اللہ تعالیٰ صحت اور لمبی زندگی عطا فرمائے اور دین کی خادمہ بنائے۔ آمین

رشید احمد زاہد
انسپکٹر وقفِ جدید۔ ربوہ

• شہزین
• شہزین
• شہزین
مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
▲ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۴۸۴۴
▲ بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ۔ فون نمبر ۶۳۸
▲ ٹنڈو محمد خان

دنیا بھر میں
مُفت خدمتِ خلق
پاکستان اور دنیا کے دیگر ملکوں میں ہمارے پڑھے لکھے دوست اپنے ...
کیورز (CURES) پرانے "لاعلاج" مریضوں کے لئے تجویز کرتے رہتے ہیں ...
دمہ، بواسیر، پرانے دردوں اور بانجھ پن وغیرہ کے ہزاروں کیس ٹھیک ہو چکے ہیں
پچاس پرانی اور متعدی امراض کی اکسیر ادویات کیورز (CURES) کی فہرست ...
اپنے قریب کے مایوس مریضوں کو آپ مناسب مشورہ مفت دے سکتے ہیں۔
قیمت فی کیور مکمل کورس -/۱۰ - خرچ ڈاک اس کے علاوہ
کیورز میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کا سامان سائنس و ابھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹورز (رجسٹرڈ)
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس -/۲۴ روپے
اکسیر اولاد نرینہ اولاد نرینہ کے لئے قیمت -/۲۵ روپے
زدجام عشق طاقت کی دوا قیمت -/۴۰ روپے
ناصر دواخانہ ربوہ۔ فون ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں عالمگیر روحانی بادشاہت قائم ہوئی

دیگر انبیاء چھوٹے ندی نالوں کی طرح تھے اور آپ بحرِ ذخار کی طرح ہیں

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت اَلَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الفرقان) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اَلَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس طرف بھی اشارہ فرمایا کہ جس طرح خدا تعالیٰ کی ملکیت اور اس کا فیضان کسی ایک قوم یا ملک کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ زمین و آسمان کے ذرہ ذرہ پر اس کی حکومت ہے اسی طرح ضروری تھا کہ کسی وقت تمام قوموں اور افراد کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے کا بھی سامان کیا جاتا تاکہ جس طرح زمین و آسمان کا خدا ایک ہے اسی طرح وہ ساری دنیا کو ایک روحانی نقطہ پر بھی جمع کر دے۔ اگر قرآن کریم دنیا میں نہ آتا اور ساری دنیا کو مخاطب نہ کرتا تو ایک عالمگیر روحانی بادشاہت کا بھی قیام نہ ہو سکتا۔ بے شک ابتدائی زمانوں میں جب آمد و رفت کے ذرائع محدود تھے اور ایک ملک کی آواز دوسرے ملک میں نہیں پہنچ سکتی تھی ضروری تھا کہ مختلف ممالک اور مختلف اقوام میں اس کے ہادی اور رہنما آتے تاکہ دنیا کا کوئی خطہ اس کی ہدایت سے محروم نہ رہتا۔ مگر جب ممالک آباد ہونے شروع ہوئے اور آبادیوں کے فاصلے کم ہوتے چلے گئے اور نسلِ انسانی نے دماغی لحاظ سے بھی ارتقاء شروع کیا اور ذرائع آمد و رفت میں بھی ترقی ہونے لگی۔ بیلوں کی جگہ گدھوں نے لے لی اور موٹروں اور ریلوں کی جگہ ہوائی جہازوں نے لے لی اور زمین کی طنابیں بالکل کھنچ گئیں اور پھر ہوائی جہازوں نے ترقی کرتے کرتے ایسا مقام حاصل کر لیا کہ بارہ گھنٹہ میں ساری دنیا کا چکر لگ سکتا ہے۔ .... ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ایک عالمگیر بادشاہت کا قیام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ فرما دیا۔ اگر قرآن نازل نہ ہوتا تو دنیا پر خدا تعالیٰ کی ملکیت اپنی پوری شان سے ظاہر نہ ہو سکتی۔ دریا کی شان اسی صورت میں ظاہر ہوتی ہے جب پہاڑی نالے اس میں گر کر اسے ایک بحرِ ذخار کی صورت میں تبدیل کر دیں۔ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور زرتشت اور کرشن اور دوسرے تمام انبیاء چھوٹی چھوٹی نہریں تھیں جن میں سے کوئی نہر بنی اسرائیل کی سیرابی کے لئے جاری کی گئی تو کوئی ایران کی پیاس بجھانے کے لئے جاری کی گئی۔ کوئی ہندوستان کے لوگوں کی تشنہ لبی فرو کرنے کے لئے ان کے ملک میں جاری کی گئی تو کوئی چین کی سرزمین میں وہاں کے باشندوں کی روحانی پیاس بجھانے کے لئے جاری کی گئی مگر ان تمام نالوں اور نہروں کا ایک عظیم الشان دریا میں مل جانا ضروری تھا تاکہ جس طرح زمین و آسمان کی بادشاہت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اسی طرح ایک عالمگیر روحانی بادشاہت کا بھی نظارہ نظر آتا اور لوگوں کو ربّ العالمین خدا کے آستانہ کی طرف کھینچا جاتا۔ پس اَلَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ درحقیقت دلیل ہے لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا کی اور اس میں بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم کا نزول بلا وجہ نہیں بلکہ یہ الٰہی سکیم کا ایک اہم حصہ ہے جسے کسی صورت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ خدا تعالیٰ چاہتا تھا کہ وہ تمام سابق شرائع کو منسوخ کر کے اب ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے والی ہو اور اس کے لئے ضروری تھا کہ ایسی سواریاں ایجاد ہو جائیں جو ساری دنیا کی طنابیں کھینچ لیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کا ذکر کر کے فرما دیا تھا کہ وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (النحل ع ۱) یعنی اللہ تعالیٰ آئندہ زمانہ میں ایسی سواریاں پیدا کرنے والا ہے جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہیں۔ اور اس طرح دنیا کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے والا ہے ......"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۲۱-۲۲)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی قیمت میں معمولی اضافہ

ملک میں ہر چیز کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ کاغذ، طباعت، کتابت وغیرہ کے نرخ پہلے سے بڑھ چکے ہیں۔ اب تک ادارہ تشحیذ نے اشیاء کی گرانی کے باوجود رسالہ تشحیذ کی قیمت میں اضافہ نہیں کیا تھا اور اس وجہ سے ادارہ دو سال زیر بار رہا۔ اب اس کی قیمت میں معمولی اضافہ مجبوراً کرنا پڑا ہے اور اس کی قیمت سالانہ ۸/- روپے کی بجائے ۱۰/- روپے مقرر کی گئی ہے اور فی پرچہ ۸۰ پیسے کی بجائے ایک روپیہ۔

خریداران و ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حالات کے پیشِ نظر یہ معمولی ناگزیر اضافہ برداشت کرتے ہوئے حسبِ سابق ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

ضروری اعلان

مجلس نصرت جہاں کے تحت قائم شدہ سکولوں کے لئے ایم۔ ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست دفتر مجلس نصرت جہاں سے فارم حاصل کر کے درخواستیں بھجوائیں۔

سیکرٹری
مجلس نصرت جہاں ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● لاہور ۲۴ جولائی۔ بالائی علاقوں میں بارشوں کی وجہ سے دریائے راوی اور چناب میں شدید سیلاب کی کیفیت ہے۔ چنانچہ جسڑ اور دھرالہ کے مقامات پر پانی کی سطح میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ پنجند کے مقام پر بھی ابھی شدید طغیانی ہے تاہم پانی کا پہلا ریلا یہاں سے گزر چکا ہے۔

سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ پاک فوج کے جوانوں نے اب تک سات ہزار گھرے ہوئے افراد کو سیلاب کی زد سے بچایا ہے۔ فوج متاثرین کو خوراک اور دوسری امداد بہم کرنے میں سول حکام کی برابر مدد کر رہی ہے۔ سیلاب سے متاثر ہونے والے افراد کی تعداد اب ۹ لاکھ سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ زیر آب آنے والا کل رقبہ ۱۴ لاکھ ایکڑ تک پہنچ گیا ہے جس میں سے ۷ لاکھ ایکڑ رقبہ زیر کاشت ہے۔ لائل پور میں دریائے راوی اور بھاٹنگ نالہ میں طغیانی آنے کے باعث ۲۵ گاؤں زیر آب آگئے ہیں اور سینکڑوں ایکڑ زیر کاشت رقبہ میں فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ مزید دیہات کو بھی ابھی شدید خطرہ درپیش ہے۔ سرگودھا ڈویژن میں حالت نسبتاً تسلی بخش ہے۔ سرگودھا سے میانوالی جھنگ، لائل پور اور لاہور کے لئے سڑکیں بھاری ٹریفک کے لئے کھول دی گئی ہیں۔ سیالکوٹ اور نارووال کے درمیان ٹریفک کی آمد و رفت بحال ہونے کے بعد پھر بند ہو گئی ہے۔

● لائل پور ۲۴ جولائی۔ تاندلیانوالہ کے قریب دریائے راوی میں ایک کشتی کے الٹ جانے کی وجہ سے دس افراد ڈوب گئے۔ کشتی میں ۴۰ افراد اور ۸ مویشی سوار تھے۔ دریا کے وسط میں پہنچ کر کشتی الٹ گئی۔

تریاق اٹھرا
اٹھرا کے علاج کے لئے
کورس ۲۰/- روپے
نور نظر
اولاد نرینہ کے لئے
کورس ۳۵/- روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون نمبر
۵۳۸